

تامیر حیات

وہ سحر جس سے لرزتا ہے شبستان وجود

اس مسلمہ کا وجود دنیا کے ہر گوشے میں مادی حقیقوں اور جسمانی لذتوں کے علاوہ ایک بالکل دوسرا حقیقت کے وجود کا اعلان ہے اس کامہ فرد پیدا ہو کر اور مرکب جسی اس حقیقت کا اعلان ہوتا ہے کہ دنیا کی طاقتوں سے بڑی ایک دوسرا طاقت ہے اور اس زندگی سے زیادہ حقیقی دوسرا زندگی ہے، وہ دنیا میں آتا ہے تو اس کے کام میں اسی حق کی اذان دی جاتی ہے، مرتا ہے تو اسی شہادت و مظاہرہ کے ساتھ اس رخصت کیا جاتا ہے، جب اس دنیا پر جسی اور موت کا سکوت طاری ہو جاتا ہے اور شہر کی ساری آبادی معاش کی جدوجہد میں سترنا پا غرق ہو جاتی ہے اور دنیا میں مادی ضرورتوں کے علاوہ کوئی اور ضرورت اور محکوم حقیقوں کے علاوہ کوئی اور حقیقت جیسی جاگتی نظر نہیں آتی، اس کی وسی اذان اس طسم کو توڑ دی اور اس کا اعلان کرتی ہے کہ نہیں جسم اور بیٹ سے زیادہ ایک دوسرا روشن حقیقت ہے اور وہی کامیابی کی راہ ہے

"حیی علی الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ"

بازار کا شور اس نعرہ حق کے سامنے دب جاتا ہے، اور سب حقیقیں اس حقیقت کے سامنے اندر پڑ جاتی ہیں اور اللہ کے بنے اس آواز پر دلوں وار دوڑ رہتے ہیں، جب رات کو پورا شہر ٹھیک نہیں موتا ہے اور جیسی جاگتی دنیا ایک وسیع قبرستان ہوتی ہے دفتار موت کی اس بیجی میں زندگی کا چھپا اس طرح البتا ہے جس طرح رات کی سیاہی میں صبح کی سیدی نمودار ہو "الصَّلَاةُ حَيْزَمَنَ النَّفَعِ" سے اونچی سوتی انسانست کرتا ہے اور زندگی کیا پیغام ملتا ہے، جب کسی طاقت و ملکنت کا کوئی فریب خورہ "أَنَّا رَبُّكُمُ الْأَعْلَى" (میں تمہارے ستے اور جاپروں کا گارب ہوں) اور "مَا الْكُوْنُنَ إِلَّا خَدْرِي" (میرے سو اتمہارا کوئی معمود نہیں) کا نعرہ لکھتا ہے تو ایک غریب موزن اسی کی ملکات کی بنیوں سے اللہ الکریم کہہ کر اس کے دعائے خدا تعالیٰ کا تفسیر اڑاتا ہے اور "أَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" کہہ کر حقیقی بادشاہت کا اعلان کرتا ہے، اس طرح دنیا کامرانج یے اعتدالی سے اور اس کا داماغ بچنے سے محظوظ رہتا ہے۔

اسی عرفان، ایمان اور اعلان کا چشمہ مجرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور اپنے کی تعلیم و دعوت ہے، اور اب یہی عرفان، ایمان اور اعلان دنیا کی حیات کو کامرانچا اور ہر صبح دصلح انقلاب کا واحد ذریعہ ہے۔

یہ سحر جو کبھی فردا ہے کبھی ہے امر佐ز نہیں معلوم کہ ہوتی ہے کہاں سے بدأ وہ سحر جس سے لرزتا ہے شبستان وجود ہوتی ہے بندہ موتمن کی اذان سے بدأ مولانا سید ابوالحسن علیتی (کاروان مدینہ)

TAMEER-E-HAYAT

FORTNIGHTLY

NADWATUL-ULAMA, LUCKNOW-226007 (India)

مسیبی میں
قالیعنی گھٹے اور
بیڈ میڈ، جاتہ ہے بھرپور

سماں اور طبیعت
عشق دل دیند
سیماں افشاٹون

درائی فروٹ بری
بک سینک، تلائیں، بڑی، کوک ملائی بڑی
هر قیمت کے تازہ و خفته

بنک

نان خطا شیان
خوبی کا مقابلہ امعقاد ترکیز

سلیمان عثمان سماں والے
بیٹھاڑہ سجدہ کے بیچے بیسی ۳۲۰۰۵۹

بنکی، ۲۲۔ محمد علی روڈ بیسٹے ۲

بھی میں فیض اور عالمہ بچائے کے تھوک و خردہ فروش

عیال خلار ایکٹن ایڈڈی پھٹکی

Abbas Alauddin & Co.

WHOLESALE AND RETAIL TEA MERCHANTS
44, HAF Building, S. V. Patel Road
Haji Bazar, BOMBAY 3
Tel: ADD CUPPETTE
Phone 862220
898754

اسپل مکپھر	کپ برائٹ
اسپل مکپھر	گولڈن ڈسٹ
اسپل مکپھر	فلادری ایڈڈی
اسپل مکپھر	سوڈاگر ڈسٹ



حاجی بڈاگ، اسی دی، بیڈ میڈ
تل: ۸۶۲۲۲۰
بیسٹے ۲

مولانا محمد الحسن عثمانی

مولانا مسعود الحسن عثمانی ناظم دینی تعلیمی کونسل
کا ۱۹۸۵ نومبر کو تقریباً سوا گیارہ بجے انتقال ہو گیا ان شریعت و فقیہ کوں سے تھے

فاسی عدیل عباسی محروم کے قاتل زاد بھائی اور بہتی تھے قاضی صاحب نے
مولانا ابوالحسن علی زندو کی صدراں میں دریٰ قیم کو خود دینے کا کام جب تھے

شروع کیا اس دقت سے مولانا اس میں اہم اور بے وث معاون رہے ۱۹۶۷ء
میں صوبائی دینی تعلیم کوں کی قیام محل میں آیا تو انہوں نے اسے اتنا ادھر

چھوپنا بنا لیا اس کو زندگی کا مقصد بنایا تھا وہ اچھا ہو کر وہ ملکی خدمات

اردو ایجی اعماالت و معلومات، نشت و بیعت اور حجتیں کی تعلیم
دی اور پھر قرآن مجید کی تعلیم دی اور فریبا۔

صلان مسلمان کے لیے مش دیوار کے ہے کہ کیا
زندگی ملے جائے اور زندگی حقیقت کے لیے مش دیوار کے ہے کہ کیا

عین اپنے بھائی کا آئینہ ہے جس کو صحافی میں
بتوابع تے توابع کو درکے، ایک درسی بلگ

ایضاً فرمادیا: تم، محبت اور احترام میں
کی شانِ حمد کے لیے جس دوسرے کے نام میں ملکی

صلوحی، تفاصیل، نوکری، اپ و صفحہ داروں کی اس صفت سے قلن
رکھتے تھے جو اب ختم ہوتی جا رہی ہے۔

مولانا رعنی قیم کے جو درسے ریاست کے دریٰ علاقوں تک پہنچا تو
انکی نظرانی اور جدید مدرسے کی قیام کے سلسلہ میں اپنی زندگی کے آخری

زمان میں رہ کرے اور ان مدرسے کے لیے نصاب کی تیاری ہے جو اپنے اخلاقی
اعلم نہیں ملیں گے۔

لطف معرفت زبانے۔ آمنہ

حکیم شیل احمد شمسی

لک کے نامور طبیب علیم شیل احمدی کا ۱۹۷۹ء کو ۲ بجے سے پہ

حرکت تلب بند ہو گئے سے انتقال ہو گیا، انا اللہ وانا اللہ دینیہ راجعون
حکیم علیم کی تدبیر کا نمونہ تھے۔ اور اپنے فن میں چہارتہ رکھتے تھے۔

دور در کے مرضیں اپ سے رجوع کرتے تھے، حکیم صاحب تسلیمی اداروں
سے بھی ایستاد تھے اور لکھنؤ کے مکتب غلکر کے حقوق میں کافی مہم رہے
اور ان کی ثمرت ہندستان بھر میں تھی۔

حکیم صاحب کی انتقال کے وقت ۸ برس کی عمر تھی وہ صاحبِ ذوق

بیس تھے۔ ملکت کے علاوہ شاموازادقی رکھتے تھے اور ان کا ایک بھروسہ کلام
بھی شائع ہوا۔ اور لکھنؤ کے سماجی اور علمی کاموں سے بھی دبستہ رہے اور
عکیلِ الطلب کا لمحہ میں پرنسپس بھی رہے۔

حکیم صاحب ندوہ کے حلقوں میں بھی اپنی طرح مشارف تھے اور بہاء

کے لوگ اپ کے بھرپور سے فائدہ اٹھاتے تھے جو اپنے مولانا بالاخی غلام زندگی میں ملکی تھے۔

حکیم صاحب کے پسندیدگان میں ۲ بروکے منظر اقبال شکس ایڈ ڈیکٹ

طپیلِ احمدی اور طارق شکیل شسی کے ملادا تین شادی شدہ لڑکیوں
ذخیرہ کے لیے بھی سکھاتے تھے اور جنہوں نے فخر

کی میں کے بندوں بھائیوں کو حیرتی کی تعلیم دیتے تھے
پہاڑ کے اس انتہا ایسا بسید استادیت کی

سے قابل اشائے ویسے کی طرف ہوا۔

کی پیروی کے سے ملک ہر تو اپ کی پیروی کے
اسناز طریقہ نماز تسبیمات کی کاروائی کی تعلیمیں

کا پیروی کے، شاگرہ جو تو اپ کی پیروی
کا درباری ہر تو اپ کی پیروی کے، دوستِ جد

النفس ہوں جائے حقوق والدین ہوں یا
حقوق اولاد، مسلمانوں کے حقوق اسماش

کے تواریخ بتابے، عورتوں کے حقوق بتابے

اوہ جلدی ایسا چیز جو کبھی صدقی و فائق

ادب طلاق ایسا چیز جو کبھی صدقی و فائق

جذیہ سمجھے ہے

اسکے تھے اسکے تھے

پندرہ محرم الحرام صلی اللہ علیہ وسلم

مولانا سید سعیدان ندوی

اسی مطلب کو اس شریعت ادا نیا کیجئے
ایر دباد دم خور شد و نیک در کارہند
تاق نے بکت آگری دی بختل کو نجی
ان آئتوں کے دب بیسے بیام جو تی
سے دم داش کر جو کہ اسان کائنات کا
سرتاج ہے اور خلافت الہی سے ممتاز
ہے دم خلک کائنات کا مقصود ہے اور
لقد کوئی شایعی آدمی اس کا خدا
ہے، خفر کرد کہ اس حقیقت کے خاتم
ہوئے کے بعد اسان کے دم خلک

کے کمی خلیل خلوق کے آگے سر ہلکا ناجم
ان کے اونیں میں گرجی اور دیکھنے کا نام
بچتا دم اس کے لئے فاک پر پہنچانی
رکھنا مناسب ہے ۹
نادان اسانوں نے خود ایک
دوسروں کو جنہیں خدا یا خاتم ہے وہ
ادمار بن کر کئے ہوں، باختت جو ہر دو
پر قدم رکھا کر، فرعون، لزورد، خشنہ
بنت ہوں یا تقدس کا بادا دا دھکہ
قیس اور راحب کہلائے ہوں پا پہاڑ
یا عالم یا درویش بن کر اپنے کو مسجد
بزرگا جا ہا جو کبھی اسان نے کی خیر
خوبی پہنچا، اسی دم سے اس کو جو کوئی
لایتھنگ بھختنا بھضا از بیان
دُونُ اللَّهُ دَلَلْ عَلَيْنَا - ۲۴

اور زندگی میں سے ایک دوسرے
کو اپنارب دف کوچوڑ کر۔
یہاں تک کہ نیجوں کو جو رہا نہیں
کر دیہ گیکیں۔
کو خود ایسا داری میں دُونُ اللَّهُ
(قدا کوچوڑ کریے) بندے جو خدا ہے
اکھوں پر خوشیدہ سیخوں میں جسے
کو خود ایسا داری میں دُونُ اللَّهُ
کو خود ایسا داری میں دُونُ اللَّهُ

وَلَا يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَسْخُدُوا الْمِلَكَةَ
وَلَا يَنْهَانَ أَرْبَابَ زَمَانٍ دَلَلْ عَلَيْنَا
الْغُرْضِ اسَانِیت کا درجہ پہنچا
کے ذریعے اس ایجاد میں دُونُ اللَّهُ
پیشانی سوک ایک خدا کس کی ماست
ہنس جھلکتی اور اس کے ہاتھ اس
ایک کے سوا کسی اور کے آگے اسیں پہلی
کے تھے جس سے دینا پہلے، اسکو
کو خود ایسا داری میں دُونُ اللَّهُ
کو خود ایسا داری میں دُونُ اللَّهُ
کو خود ایسا داری میں دُونُ اللَّهُ
کو خود ایسا داری میں دُونُ اللَّهُ

